ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154

Volume.7, Issue.1 (2024)
(October- December)

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154

اردو غزل کا معتبر حوالہ... حفیظ شاہد

Nazir Ahmad
Mushtaq Ahmad
Khuda Bukhsh
PHD Scholar Urdu National College of Business Administration $ Economics Sub Campus Bahawalpur at-nazirbazmi@gmail.com
PHD Scholar Urdu National College of Business Administration $ Economics Sub Campus Bahawalpur at-Mushtaqkharal46@gmail.com
PHD Scholar Urdu National College of Business Administration $ Economics Sub Campus Bahawalpur at-khsh230@gmail.commasterkhudaba

Abstract

Hafeez Shahid is one of the greatest Urdu poet belonging to KhanPur District Rahim Yar Khan .He wrote six books on poetry in which “Safar Rshni ka” is his first book. He combined all his six books in his Kulyat named “Khatam Safar se Pahle” His poetry is fresh and has dramatic touch. He also followed the path of classical poets. His poetic journey covers fifty years which he devoted to ghazal. He fulfills all the requirements of a perfect ghazal and gained popularity due to ghazal .He is the poet of love and light and does not afraid of darkness rather invites to light from darkness. He also touches local traditions and wrote what he saw around him .He is a poet of hope like Shelley and never disappoint his reader .Hafeez Shahid made different experiment in long and short verses in poetry and remained successful in both .He tried to write on both national and international issues. He is multi-dimensional personality with lot of talent. He unceasing inly endeavored to flourish Urdu ghazal .His poetry touched the heights of popularity among literary circle .He remained true to his poetic work till his death and now the world acknowledge his achievements. Eminent critics of Urdu literature like Dr.Muhammad Ali,Dr. Wahid Quraishi ,Dr.Ibadat Brailvi and Dr .Sohail Agha wrote forwards and flap of his books which showed his poetic grandeur .In short, he contributed much in the treasure of Urdu literature particularly Urdu ghazal

Key Words: Classical poets, local traditions, long and short verses, treasure of Urdu

جدید اردو غزل کے حوالے سے خان پور سے تعلق رکھنے والے شاعر حفیظ شاہد کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں، حفیظ شاہد اُردو غزل کا ایک معروف نام ہیں اور اردو ادب کے بیشتر نقادوں ڈاکٹر محمد علی صدیقی، ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر عبادت علی بریلوی، ڈاکٹر سہیل آغا اور عارف عبدالمتین نے حفیظ شاہد کی کتابوں کے دیباچے اور فلیپ لکھ کر ان کی شعری عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ خان پور کی اردو غزل کی تاریخ حفیظ شاہد کے حوالہ کے بغیر نامکمل ہے، بلاشبہ وہ خان پور کی ادبی دھرتی کا فخر ہیں اور ان کے ۶ شعری مجموعوں اور

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.7, Issue.1 (2024)
(October- December)

۱۴۰۰ صفحات پر مشتمل ضخیم کلیات ''ختمِ سفر سے پہلے''ان کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ محمد یوسف وحید کے مطابق،(۱) ''سفر روشنی کا'' سے اپنے ادبی و تخلیقی سفر کا آغاز کرنے والے اور ''ختمِ سفر سے پہلے'' کے خالق نہایت عمدہ شاعر اور خوب صورت انسان اور ادب نواز شخصیت عبد الحفیظ شاہد قلمی نام حفیظ شاہدؔ ادبی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ایک معتبر اور پُر تاثیر آواز،اُردو غزل کی دنیا میں ایک تابندہ ستارہ۔ پچھے گہر ہائے تاب دار سے گلشنِ سخن کو حسن و جمال عطا کرنے والے حفیظ شاہدؔ اپنے دَور کے کہنہ مشق اور اُستاد شعراء میں شمار ہونے والے حفیظ شاہد مرحوم کو کن کن القابات سے یاد کروں۔''

حفیظ شاہد ۲۵۔جون ۱۹۴۲ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ان کا اصل نام عبد الحفیظ تھا۔حفیظ شاہد کے آباؤ اجداد کا تعلق گڑھا وہنداں ضلع جالندھر مشرقی پنجاب ہندوستان سے تھا۔ان کے والد میاں خیر الدین ملٹری میں بطور مکینیکل فٹر ملازم تھے۔

مظہر عباس اپنے تحقیقی مقالہ میں حفیظ شاہد کے خاندان کے بارے میں لکھتے ہیں

''حفیظ شاہد کا تعلق گڑھا وہنداں، ضلع جالندھر کے ایک کاشت کار آرائیں خاندان سے ہے۔''(۲)

حفیظ شاہد نے میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول باغ بان پورہ سے پاس کیا،اس کے بعد انہوں نے دیال سنگھ کالج لاہور میں داخلہ لیا مگر معاشی مجبوریوں کے سبب امتحان نہ دیا بلکہ حبیب بینک میں ملازمت کر لی اور جلد ہی چیف کیشئر کے عہدے پر پہنچ گئے،اس کے بعد حفیظ شاہد فلم انڈسٹری کی طرف گئے مگر وہاں کے ماحول میں خود کو ایڈجسٹ نہ کر پائے اور ۱۹۷۶ء میں مستقل طور پر لاہور سے خان پور آ گئے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ خان پور آنے کے بعد وہ مختلف فیکٹریوں میں بطور اکاؤنٹینٹ اور منیجر ملازمت کرتے رہے اور اپنی وفات ۲۲۔نومبر ۲۰۱۴ء تک انہوں نے کام،کام اور کام کے اصول کو اپنائے رکھا۔

حفیظ شاہد بچپن سے شاعری کی طرف راغب تھے،ان کے محلے نبی پورہ الراعیاں کے ادبی ماحول کی وجہ سے ان کے شوق کو مہمیز ملی۔ مظہر عباس،حفیظ شاہد سے لئے گئے انٹرویو کے حوالے سے ان کی شاعری کے آغاز کے بارے میں لکھتے ہیں

''بچپن سے میرا رجحان شعر و ادب کی طرف تھا لہذا میں دس بارہ سال کی عمر سے شاعری کی طرف مائل ہو چکا تھا اور تُک بندی کا آغاز کر چکا تھا۔ ہمارے محلے نبی پورہ الراعیاں کے ارد گرد کا ماحول ادبی تھا......اکثر یہاں ادبی مجالس اور مشاعرے منعقد ہوتے رہتے تھے لہذا یہیں میرے ادبی ذوق کی تربیت ہوئی۔''(۳)

ہائی سکول میں دوران تعلیم حفیظ شاہد کو طالب انصاری بدایونی کی صحبت نصیب ہوئی جس سے ان کے ادبی ذوق میں نکھار پیدا ہوا۔ حفیظ شاہد ینگ لٹریری سرکل مال روڈ لاہور کے ممبر بن گئے جن کے مشاعروں اور تنقیدی نشستوں نے حفیظ شاہد کو بہت فائدہ پہنچایا۔ کالج کی تعلیم کے دوران ہی حفیظ شاہد کا کلام ''رومان''لاہور،''قندیل''لاہور،''شمع'' لاہور،''نیازمانہ''لاہور،''شمع''دہلی اور''بیسویں صدی''نئی دہلی جیسے معروف ادبی جرائد میں چھپنا شروع ہو چکا تھا۔

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.7, Issue.1 (2024)
(October- December)

حفیظ شاہد کے اب تک چھ شعری مجموعے اور ایک ضخیم کلیات ''ختم سفر سے پہلے ''شائع ہوئے۔ان کا پہلا شعری مجموعہ ''سفر روشنی کا ''جولائی ۱۹۸۳ء میں ادارہ مطبوعات ادوار خان پور کے پلیٹ فارم سے شایع ہوا۔جس کے فلیپ پر جیلانی کامران،ایوب رومانی اور ڈاکٹر عبادت بریلوی جیسے نقادان فن کے تاثرات موجود ہیں۔اس مجموعہ کلام میں ۷۱ غزلیات موجود ہیں۔۱۹۹۹ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن شایع ہوا تو اس میں ۱۱ غزلیات حذف کر کے ۴۱ مزید غزلیات شامل کر دی گئیں جس کی وجہ سے ان کی کل تعداد ۱۰۱ ہو گئی۔حفیظ شاہد کا دوسرا مجموعہ کلام ''چراغِ حرف ''سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور کے پلیٹ فارم سے ۱۹۸۹ء میں شایع ہوا۔اس میں ۹۴ غزلیات شامل ہیں اور اس کا مقدمہ ڈاکٹر وحید قریشی اور فلیپ یزدانی جالندھری نے لکھا ہے۔''مہتاب غزل ''حفیظ شاہد کا تیسرا مجموعہ کلام ہے،اسے بھی سنگ میل پبلی کیشنز لاہور نے ۱۹۹۴ء میں شایع کیا۔اس میں ۹۰ غزلیں شامل ہیں پیش لفظ آغا سہیل نے اور فلیپ ڈاکٹر خواجہ زکریا نے لکھا ہے۔حفیظ شاہد کا چوتھا مجموعہ کلام ''یہ دریا پار کرنا ہے ''بھی سنگ میل پبلی کیشنز لاہور نے ۱۹۹۹ء میں شایع کیا۔اس مجموعہ کلام میں غزلیات کی تعداد ۱۰۳ ہے اور شبنم رومانوی نے تقریظ لکھی ہے۔''فاصلہ درمیاں وہی ہے ابھی ''حفیظ شاہد کا پانچواں شعری مجموعہ ہے جسے الحمد پبلی کیشنز لاہور نے ۲۰۰۴ء میں شایع کیا اس مجموعہ کلام میں ۷۵ غزلیات اور ۲۲ قطعات شامل ہیں اور اس کا فلیپ ڈاکٹر شفیق احمد نے اور پیش لفظ سہیل اختر نے تحریر کیا ہے۔حفیظ شاہد کا ان کی زندگی میں آخری مجموعہ کلام ''سورج بدل رہا ہے ''ہے جس میں مئی ۲۰۰۴ء سے ستمبر ۲۰۰۷ء تک کی غزلیات شامل کی گئی ہیں یہ ۲۰۰۸ء میں شایع ہوا۔اس میں ۱۳۲ غزلیات شامل ہیں اور یہ ان کا سب سے ضخیم مجموعہ ہے۔ان کا ایک اور مجموعہ کلام ''ختم سفر کے بعد ''مرتب ہو رہا ہے جس میں ان کی بچی کھچی شاعری کو شامل کیا جائے گا۔حفیظ شاہد کا ۱۴۰۰ صفحات پر مشتمل کلیات جس میں ان کے چھ مجموعہ کلام ''سفر روشنی کا 'چراغ حرف 'مہتاب غزل 'یہ دریا پار کرنا ہے،فاصلہ درمیاں وہی ہے ابھی اور سورج بدل رہا ہے ''پر مشتمل ہے ۲۰۱۰ء میں شایع ہوا جسے الحمد پبلی کیشنز لاہور نے شایع کیا اور پروفیسر سہیل اختر نے مرتب کیا اور آخر میں حفیظ شاہد کے فن پر سیر حاصل تبصرہ بھی لکھا ہے۔حفیظ شاہد کا غیر مطبوعہ کلام ''ختم سفر کے بعد ''کے عنوان سے زیر ترتیب ہے۔

ڈاکٹر محمد علی صدیقی حفیظ شاہد کی شاعری کے بارے میں لکھتے ہیں،

''حفیظ شاہد اپنے تازہ ترین شعری مجموعے میں اپنی منفرد انداز کی شاعری کے نقطہ عروج پر ہے۔ان کی غزل گوئی جدید عہد کی تازگی اور ڈرامائی کیفیتوں کے ساتھ کلاسیکی شاعری کے محاسن سے مزین ہے اور اپنے قارئین کے ذہنوں پر خوش گوار تحیر کے احساسات مرتب کرتی ہے۔''(۴)

جب ہم حفیظ شاہد کے آخری مجموعہ کلام ''سورج بدل رہا ہے ''کی آخری غزل کو دیکھتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ حفیظ شاہد کا فن نقطہ عروج پر ہے،غزل کا نمونہ ملاحظہ فرمائیں

پاگل دل کو بہلانے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے

غم کا موسم کٹ جانے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے

تم کیوں اتنے آزردہ ہو اپنے بگڑے کاموں پر

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.7, Issue.1 (2024)
(October- December)

الجھی ڈور کو سلجھانے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے

کیوں تم اپنے آپ سے ہر دم بگڑے بگڑے رہتے ہو

اپنے آپ کو سمجھانے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے

آج برے دن ہیں تو کل کو اچھے دن بھی آئیں گے

موسم کے آنے جانے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے

آتے ہیں کچھ دیر کو مے کش، پیتے ہیں چل دیتے ہیں

اس دنیا کے میخانے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے

یہ دل کے جذبے بھی شاہدؔ پھولوں سے کچھ کم تو نہیں

ان جذبوں کے مرجھانے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے(۵)

پروفیسر سہیل اختر حفیظ شاہد کی شاعری کے بارے میں لکھتے ہیں

''جنوبی پنجاب میں حفیظ شاہد بہترین بلکہ اگر اسے مبالغہ نہ سمجھا جائے تو عظیم ترین غزل گو کے منصب پر فائز ہیں۔انہوں نے یہ منصب اپنے چھ غزلیہ مجموعوں کی روشنی اور تابناکی سے حاصل کیا ہے۔آج کل جبکہ بعض نوجوان دو چار سال کے شعری سفر کے بعد ہی خود کو مسند شہرت و مقبولیت پر براجمان سمجھنے لگ جاتے ہیں، حفیظ شاہد کی شاندار کامیابیوں کا سفر نصف صدی سے زیادہ سالوں پر محیط ہے۔اور پھر یہ صرف نظریاتی بات نہیں کہ حفیظ شاہد نے کشتِ غزل کو اپنے خون سے سینچا ہے بلکہ عملی کیفیت اس کی شاہد ہے۔''(۶)

حفیظ شاہد کی شاعری میں ہمیں اردو غزل کے تمام تر لوازمات ملتے ہیں، فصاحت و بلاغت، تغزل، چستی بندش اور لفظوں کی برمحل نشست و برخاست ان کی شاعری کا خاصہ ہے۔وہ محبتوں کے امین ہیں اور محبت ان کی فطرت میں داخل ہے اندھیروں سے گھبراتے نہیں بلکہ اندھیروں کو روشنی میں بدلنے کا درس دیتے ہیں۔نمونہ ملاحظہ فرمائیں،

قدم قدم ہیں اندھیرے نگاہ میں رکھنا

دِیا جلا کے محبت کی راہ میں رکھنا

مجھے ہے یاد یہ انداز اس کی چاہت کا

سجا کے پھول مری خواب گاہ میں رکھنا

یہی تو کام محبت میں ہم نے سیکھا ہے

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154

Volume.7, Issue.1 (2024)
(October- December)

خزاں سے ربط بہاروں کی چاہ میں رکھنا

جو ہو سکے تو ہمیں ہجر کی تمازت میں

تم اپنے سایہءِ زلفِ سیاہ میں رکھنا

نئے نئے ابھی آئے ہیں شہر خوباں میں

ہماری ذات کو اپنی پناہ میں رکھنا

قریب اس کے بہت آج کل ہو تم شاہدؔ

کچھ احتیاط مگر رسم وراہ میں رکھنا

(۷)

حفیظ شاہد کی شاعری حالات حاضرہ کی شاعری ہے انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے اپنے ارد گرد کے حالات کو بڑی خوبصورتی سے پیش کیا اور ان کی شاعری سے تاریخ مرتب کی جاسکتی ہے۔ علاقائی رسوم ورواج ہوں یا ملکی بین الاقوامی حالات سب کچھ ہمیں حفیظ کی شاعری میں ملتا ہے۔ ان کی شاعری حالات حاضرہ کا عکس بھی ہے نمونہ ملاحظہ فرمائیں،

کس سے پوچھئے جا کر کیوں بگڑ گئے بچے

آتشیں کھلونوں سے کھیلنے لگے بچے

کچھ نئے تقاضے ہیں، اس نئے زمانے کے

اب کہاں مچلتے ہیں چاند کے لئے بچے

اس طرف جو گھائل ہیں، اس طرف وہ قاتل ہیں

یہ بھی ہیں مرے بچے، وہ بھی ہیں مرے بچے

کھو گئے تعصب کے بے کراں اندھیروں میں

شہر کی فضاؤں میں میرے گاؤں کے بچے

دو گھڑی لڑائی ہے پھر وہی صفائی ہے

ہم بڑوں سے اچھے ہیں بے شعور سے بچے

رنگ تھے مسرت کے پھول جیسے چہروں پر

خواب میں نہ جانے کیا دیکھتے رہے بچے

اک قدم بھی پھر آگے میں نہ چل سکا شاہد

جب کڑی مسافت میں یاد آگئے بچے

(۸)

حفیظ شاہد مایوسیوں کا نہیں بلکہ امید ور جائیت کا شاعر ہے اور اپنی شاعری میں یہ درس دیتا نظر آتا ہے، نمونہ ملاحظہ فرمائیں

ابھی سرسبز ہے نخلِ تمنا

خزاں کا تذکرہ کیوں کر رہے ہو

(۹)

وہ سورج جیسے استعارہ کو ایک نیا رنگ عطا کرتے ہیں۔ان کے نزدیک سورج کی کرنیں زندگی کا ایک پیغام ہیں،

نچھاور کر کے اس دھرتی پہ کرنیں

پیامِ زندگی دیتا ہے سورج

(۱۰)

حفیظ شاہد اردو کے باقی شعرا کی مانند بہار سے بڑی امیدیں وابستہ کیے ہوئے ہیں۔ بہار ان کے لیے بھی امید کی ایک بہت بڑی علامت ہے،

ایام نو بہار دکھائی دیے تو ہیں

شاخوں پہ برگ و بار دکھائی دیے تو ہیں

(۱۱)

ایک اور جگہ پر اسی مضمون کو کچھ یوں بیان کیا ہے،

پھر سرِ شاخ تمنا مسکرائے ہیں گلاب

اک پیامِ زندگی پھر گلشنِ دل ملا

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.7, Issue.1 (2024)
(October- December)

(۱۲)

حفیظ شاہد ایک کامیاب غزل گو شاعر ہیں۔ان کی غزل داخلی اور خارجی سطح پر انسان کو سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔ حفیظ شاہد کی شاعری کے بارے میں سید عامر سہیل اپنے مضمون "زندہ حقیقتوں کا شاعر" میں لکھتے ہیں

"حفیظ شاہد کی شاعری اپنے عہد کی آئینہ دار ہے ان کے یہاں شعر اپنی نازک لطافتوں کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے۔وہ شعر کو فلسفہ یا تصوف کے نگیں نہیں ہونے دیتے اور نہ ہی بے ربط جدیدیت کے علمبردار ہیں بلکہ انہوں نے شعر کو شعر ہی کے انداز میں کہا ہے۔وہ زندگی کو حقیقت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور شاید شاعری کی بڑی خوبی یہی ہوتی ہے کہ وہ داخلی اور خارجی دونوں سطحوں پر انسان کی ترتیب کرتی ہے اور اس اعتبار سے حفیظ شاہد نے کامیاب غزل کہی ہے۔"(۱۳)

حفیظ شاہد نے غزل کی ہیئت میں مختلف تجربات کیے ہیں،انہوں نے مختصر اور طویل بحر میں بہت عمدہ غزلیں کہی ہیں،طویل بحر کی ایک غزل کے کچھ اشعار ملاحظہ فرمائیں جس میں لمبی ردیف "نہ تیرے بس میں نہ میرے بس میں" ان کی قادر الکلامی کو ظاہر کرتی ہے

دلوں میں پھیلے غموں کے سائے نہ تیرے بس میں نہ میرے بس میں

یہ زندگی کے گزرتے لمحے نہ تیرے بس میں نہ میرے بس میں

(۱۴)

حفیظ شاہد دوستوں کے دوست اور ایک اعلیٰ صفت انسان تھے۔وہ انتہائی سادہ اور ملنسار تھے۔

ڈاکٹر حمیرہ حیات کے مطابق،

"حفیظ شاہد شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ اچھے انسان،سادہ مزاج دوست، محترم استاد، عمدہ تخلیق کار بھی ہیں۔"(۱۵)

الغرض حفیظ شاہد اردو غزل کا سرمایہ افتخار اور خان پور کی سرزمین کا فخر ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔آمین

حوالہ جات

۱۔محمد یوسف وحید،شاہد حفیظ،ایکسپریس نیوز، کراچی،۱۹دسمبر ۲۰۲۱ https://www.express.pk/story/2260114/1/

۲۔ مظہر عباس: تحقیقی مقالہ ایم فل اردو بعنوان "حفیظ شاہد۔فن و شخصیت" اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور،ص ا

۳۔ایضاً

۴۔حفیظ شاہد، "ختم سفر سے پہلے (کلیات)" لاہور: الحمد پبلی کیشنز،اگست ۲۰۱۰ء،بیک فلیپ

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154

Volume.7, Issue.1 (2024)
(October- December)

۵۔حفیظ شاہد""سورج بدل رہا ہے"(کلیات)"لاہور:الحمد پبلی کیشنز،اگست ۲۰۱۰ص ۲۷۹

۶۔حفیظ شاہد،""ختم سفر سے پہلے(کلیات)"لاہور:الحمد پبلی کیشنز،اگست ۲۰۱۰ء،بیک ٹائیٹل پیج

۷۔حفیظ شاہد،""ختم سفر سے پہلے(کلیات)"لاہور:الحمد پبلی کیشنز،اگست ۲۰۱۰ء،

۸۔حفیظ شاہد،""مہتابِ غزل"لاہور:سنگ میل پبلشرز،۱۹۹۴،ص ۸۵

۹۔حفیظ شاہد،""ختم سفر سے پہلے(کلیات)"لاہور:الحمد پبلی کیشنز،اگست ۲۰۱۰ء""سفر روشنی کا"ص ۶۷

۱۰۔ایضاً،ص ۲۱۹

۱۱۔ایضاً،ص ۵۹

۱۲۔حفیظ شاہد،""ختم سفر سے پہلے(کلیات)"لاہور:الحمد پبلی کیشنز،اگست ۲۰۱۰ء""چراغ حرف"ص ۴۴

۱۳۔ایضاً،ص ۷۹

۱۴۔حفیظ شاہد،""ختم سفر سے پہلے(کلیات)"لاہور:الحمد پبلی کیشنز،اگست ۲۰۱۰ء،ص ۲۱۲

۱۵۔ڈاکٹر حمیرہ حیات،شعور وادراک کا خاص شمارہ حفیظ شاہد نمبر،سہ ماہی شعور وادراک،خان پور،۸فروری ۲۰۲۲

https://www.punjnud.com/shaoor-o-idrak-ka-khas-shumara-hafeez-shahid-number-baish-qeemati-tohfa/